قال
قال رسول اللہ ﷺ
انما الاعمال بالنیات
صحیح بخاری
حضرت الامام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ
ترجمہ وتشریح
حضرت مولانا محمد داؤد راز رحمۃ اللہ علیہ
مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند

ما آتاکم الرسول فخذوہ وما نہاکم عنہ فانتہوا

امیر المومنین فی الحدیث سید الفقہاء

حضرت الامام ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ وتشریح

حضرت مولانا محمد داؤد راز رحمۃ اللہ علیہ

نظر ثانی

حضرت العلامہ مولانا عبدالسلام بستوی رحمہ اللہ

حضرت العلامہ مولانا ابو محمد عبدالجبار سلفی رحمہ اللہ

نام کتاب	:	صحیح بخاری شریف
مترجم	:	حضرت مولانا علامہ محمد داؤد راز رحمہ اللہ
ناشر	:	مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند
سن اشاعت	:	۲۰۰۴ء
تعداد اشاعت	:	۱۰۰۰
قیمت	:	

ملنے کے پتے

۱۔ مکتبہ ترجمان ۴۱۱۶، اردو بازار، جامع مسجد، دہلی ۔ ۱۱۰۰۰۶

۲۔ مکتبہ سلفیہ، جامعہ سلفیہ بنارس، ریوری تالاب، وارانسی

۳۔ مکتبہ نوائے اسلام، ۱۱۶۴ اے، چاہ رہٹ جامع مسجد، دہلی

۴۔ مکتبہ مسلم، جمعیت منزل، بربرشاہ سری نگر، کشمیر

۵۔ حدیث پبلیکیشن، چارمینار مسجد روڈ، بنگلور ۔ ۵۶۰۰۵۱

۶۔ مکتبہ نعیمیہ، صدر بازار مئوناتھ بھنجن، یوپی

بِالْخَيْرِ، وَأَجْوَدُ مَا يَكُونُ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ، لِأَنَّ جِبْرِيلَ كَانَ يَلْقَاهُ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ حَتَّى يَنْسَلِخَ، يَعْرِضُ عَلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْقُرْآنَ، فَإِذَا لَقِيَهُ جِبْرِيلُ كَانَ أَجْوَدَ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيحِ الْمُرْسَلَةِ. [راجع:٦]

سخاوت کی تو کوئی حد ہی نہیں تھی کیونکہ رمضان کے مہینوں میں حضرت جبریلؑ آپ سے آکر ہر رات ملتے تھے یہاں تک کہ رمضان کا مہینہ ختم ہو جاتا وہ ان راتوں میں آنحضرتؐ کے ساتھ قرآن مجید کا دورہ کیا کرتے تھے۔ جب حضرت جبریل علیہ السلام آپ سے ملتے تو اس زمانہ میں آنحضرت ﷺ تیز ہوا سے بھی بڑھ کر سخی ہو جاتے تھے۔ (ﷺ)

تشریح سخاوت سے مالی جانی جسمانی و روحانی ہر قسم کی سخاوتیں مراد ہیں اور آنحضرت ﷺ ان جملہ اقسام سخاوت کے جامع تھے سچ ہے۔

بلغ العلی بکماله کشف الدجی بجماله
حسنت جمیع خصاله صلوا علیه و آله

٤٩٩٨- حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرٍ عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: كَانَ جِبْرِيْلُ يَعْرِضُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ الْقُرْآنَ كُلَّ عَامٍ مَرَّةً، فَعَرَضَ عَلَيْهِ مَرَّتَيْنِ فِي الْعَامِ الَّذِي قُبِضَ فِيْهِ وَكَانَ يَعْتَكِفُ كُلَّ عَامٍ عَشْرًا، فَاعْتَكَفَ عِشْرِينَ فِي الْعَامِ الَّذِي قُبِضَ فِيْهِ. [راجع: ٢٠٤٤]

(۴۹۹۸) ہم سے خالد بن یزید نے بیان کیا' کہا ہم سے ابو بکر بن عیاش نے بیان کیا' ان سے ابو حصین نے' ان سے ابو صالح نے اور ان سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جبریل علیہ السلام رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہر سال ایک مرتبہ قرآن مجید کا دورہ کیا کرتے تھے لیکن جس سال آنحضرت ﷺ کی وفات ہوئی اس میں انہوں نے آنحضرت ﷺ کے ساتھ دو مرتبہ دورہ کیا۔ آنحضرت ﷺ ہر سال دس دن کا اعتکاف کیا کرتے تھے لیکن جس سال آپ کی وفات ہوئی اس سال آپؐ نے بیس دن کا اعتکاف کیا۔

٨- باب الْقُرَّاءِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ

باب نبی اکرم ﷺ کے صحابہ میں قرآن کے قاری (حافظ) کون کون تھے؟

٤٩٩٩- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مَسْرُوقٍ ذَكَرَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو عَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُودٍ فَقَالَ: لَا أَزَالُ أُحِبُّهُ، سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((خُذُوا الْقُرْآنَ مِنْ أَرْبَعَةٍ، مِنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَسَالِمٍ وَمُعَاذٍ وَأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ)). [راجع: ٣٧٥٨]

(۴۹۹۹) ہم سے حفص بن عمر نے بیان کیا' کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا' ان سے عمرو بن مرہ نے' ان سے ابراہیم نخعی نے' ان سے مسروق نے کہ عبداللہ بن عمرو بن العاص نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کا ذکر کیا اور کہا کہ اس وقت سے ان کی محبت میرے دل میں گھر کر گئی ہے جب سے میں نے آنحضرتؐ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ قرآن مجید کو چار اصحاب سے حاصل کرو جو عبداللہ بن مسعود' سالم' معاذ اور ابی بن کعب ہیں۔

ان میں حضرت عبداللہ بن مسعود اور سالم تو مہاجرین میں سے ہیں اور معاذ اور ابی بن کعب انصار میں سے ہیں۔ قرآن پاک کے

بڑے عالم اور یاد کرنے والے یہی صحابی تھے۔ ہرچند اور بھی صحابہ قرآن کے قاری ہیں مگر ان چار کو سب سے زیادہ قرآن یاد تھا۔

٥٠٠٠- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، حَدَّثَنَا شَقِيقُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ: خَطَبَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ فَقَالَ: وَاللهِ لَقَدْ أَخَذْتُ مِنْ فِي رَسُولِ اللهِ ﷺ بِضْعًا وَسَبْعِينَ سُورَةً، وَاللهِ لَقَدْ عَلِمَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ ﷺ أَنِّي مِنْ أَعْلَمِهِمْ بِكِتَابِ اللهِ، وَمَا أَنَا بِخَيْرِهِمْ. قَالَ شَقِيقٌ فَجَلَسْتُ فِي الْحِلَقِ أَسْمَعُ مَا يَقُولُونَ فَمَا سَمِعْتُ رَادًّا يَقُولُ غَيْرَ ذَلِكَ.

(٥٠٠٠) ہم سے عمر بن حفص نے بیان کیا' کہا ہم سے ہمارے والد نے بیان کیا' ان سے اعمش نے بیان کیا' ان سے شقیق بن سلمہ نے بیان کیا کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ہمیں خطبہ دیا اور کہا کہ اللہ کی قسم میں نے کچھ اوپر ستر سورتیں خود رسول کریم ﷺ کی زبان مبارک سے سن کر حاصل کی ہیں۔ اللہ کی قسم حضور اکرم ﷺ کے صحابہ کو یہ بات اچھی طرح معلوم ہے کہ میں ان سب سے زیادہ قرآن مجید کا جاننے والا ہوں حالانکہ میں ان سے بہتر نہیں ہوں۔ شقیق نے بیان کیا کہ پھر میں مجلس میں بیٹھا تاکہ صحابہ کی رائے سن سکوں کہ وہ کیا کہتے ہیں لیکن میں نے کسی سے اس بات کی تردید نہیں سنی۔

تشریح: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے یہ اپنا واقعی حال بیان فرمایا گو اس میں فضیلت نکلی ان کی نیت غرور اور تکبر کی نہ تھی ہاں فخر غرور سے ایسا کہنا منع ہے۔ انما الاعمال بالنیات۔ شقیق کا قول محل غور ہے کیونکہ ابن ابی داؤد نے زہری سے نکالا ہے انہوں کہا کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے اس قول کو مجاہد نے پسند نہیں کیا (وحیدی) سچ ہے۔ وفوق کل ذی علم علیم۔

٥٠٠١- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ: كُنَّا بِحِمْصَ فَقَرَأَ ابْنُ مَسْعُودٍ سُورَةَ يُوسُفَ فَقَالَ رَجُلٌ: مَا هَكَذَا أُنْزِلَتْ قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: ((أَحْسَنْتَ)). وَوَجَدَ مِنْهُ رِيحَ الْخَمْرِ، فَقَالَ: ((أَتَجْمَعُ أَنْ تُكَذِّبَ بِكِتَابِ اللهِ وَتَشْرَبَ الْخَمْرَ)). فَضَرَبَهُ الْحَدَّ.

(٥٠٠١) مجھ سے محمد بن کثیر نے بیان کیا' کہا ہم کو سفیان ثوری نے خبر دی' انہیں اعمش نے' انہیں ابراہیم نخعی نے' ان سے علقمہ نے بیان کیا کہ ہم حمص میں تھے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے سورۂ یوسف پڑھی تو ایک شخص بولا کہ اس طرح نہیں نازل ہوئی تھی۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے اس سورت کی تلاوت کی تھی اور آپ نے میری قرأت کی تحسین فرمائی تھی۔ انہوں نے محسوس کیا کہ اس معترض کے منہ سے شراب کی بد بو آرہی ہے فرمایا کہ اللہ کی کتاب کے متعلق جھوٹا بیان اور شراب پینا جیسے گناہ ایک ساتھ کرتا ہے۔ پھر انہوں نے اس پر حد جاری کرادی۔

تشریح: یعنی وہاں کے حاکم سے کہلا بھیجا اس نے حد لگائی کیونکہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کو حمص کی حکومت نہیں ملی تھی البتہ کوفہ کے حاکم وہ ایک عرصہ تک رہے تھے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا فتویٰ یہی ہے کہ کسی شخص کے منہ سے شراب کی بد بو آئے تو اسے حد لگا سکتے ہیں۔

٥٠٠٢- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ رَضِيَ اللهُ

(٥٠٠٢) ہم سے عمر بن حفص نے بیان کیا' کہا مجھ سے میرے والد نے بیان کیا' کہا ہم سے اعمش نے بیان کیا' کہا ہم سے مسلم نے بیان کیا' ان سے مسروق نے بیان کیا کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا'

عَنْهُ وَاللهِ الَّذِي لاَ إِلَهَ غَيْرُهُ، مَا أُنْزِلَتْ سُورَةٌ مِنْ كِتَابِ اللهِ إِلاَّ أَنَا أَعْلَمُ أَيْنَ أُنْزِلَتْ، وَلاَ أُنْزِلَتْ آيَةٌ مِنْ كِتَابِ اللهِ إِلاَّ أَنَا أَعْلَمُ فِيمَنْ أُنْزِلَتْ، وَلَوْ أَعْلَمُ أَحَدًا أَعْلَمَ مِنِّي بِكِتَابِ اللهِ تَبْلُغُهُ الإِبِلُ لَرَكِبْتُ إِلَيْهِ.

اس اللہ کی قسم جس کے سوا اور کوئی معبود نہیں کتاب اللہ کی جو سورت بھی نازل ہوئی ہے اس کے متعلق میں جانتا ہوں کہ کہاں نازل ہوئی اور کتاب اللہ کی جو آیت بھی نازل ہوئی اس کے متعلق میں جانتا ہوں کہ کس کے بارے میں نازل ہوئی' اور اگر مجھے خبر ہو جائے کہ کوئی شخص مجھ سے زیادہ کتاب اللہ کا جاننے والا ہے اور اونٹ ہی اس کے پاس مجھے پہنچا سکتے ہیں (یعنی ان کا گھر بہت دور ہے) تب بھی میں سفر کر کے اس کے پاس جا کر اس سے اس علم کو حاصل کروں گا۔

علمائے اسلام نے تحصیل علم کے لئے ایسے ایسے پر مشقت سفر کئے ہیں جن کی تفصیلات سے حیرت طاری ہوتی ہے اس بارے میں محدثین کا مقام نہایت ارفع و اعلیٰ ہے۔ رحمہم اللہ اجمعین

٥٠٠٣ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ: سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: مَنْ جَمَعَ الْقُرْآنَ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ؟ قَالَ: أَرْبَعَةٌ كُلُّهُمْ مِنَ الأَنْصَارِ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ، وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ، وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ، وَأَبُو زَيْدٍ. تَابَعَهُ الْفَضْلُ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ ثُمَامَةَ عَنْ أَنَسٍ. [راجع: ٣٨١٠]

(٥٠٠٣) ہم سے حفص بن عمر بن غیاث نے بیان کیا' کہا ہم سے ہمام بن یحییٰ نے بیان کیا' کہا ہم سے قتادہ نے بیان کیا' کہا کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں قرآن کو کن لوگوں نے جمع کیا تھا' انہوں نے بتلایا کہ چار صحابیوں نے' یہ چاروں قبیلہ انصار سے ہیں۔ ابی بن کعب' معاذ بن جبل' زید بن ثابت اور ابو زید۔ اس روایت کی متابعت فضل نے حسین بن واقد سے کی ہے۔ ان سے ثمامہ نے اور ان سے حضرت انس رضی اللہ عنہ نے۔

(حضرت انس رضی اللہ عنہ نے یہ اپنی معلومات کی بنا پر کہا ہے۔ ان چار کے علاوہ اور بھی کئی بزرگ صحابی ہیں۔ جنہوں نے بقدر توفیق قرآن مجید جمع فرمایا تھا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی مراد پورے قرآن مجید سے ہے کہ سارا قرآن صرف ان چار حضرات نے جمع کیا تھا)

٥٠٠٤ - حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنِي ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ وَثُمَامَةُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ مَاتَ النَّبِيُّ ﷺ وَلَمْ يَجْمَعِ الْقُرْآنَ غَيْرُ أَرْبَعَةٍ: أَبُو الدَّرْدَاءِ، وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ، وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ، وَأَبُو زَيْدٍ. قَالَ: وَنَحْنُ وَرِثْنَاهُ. [راجع: ٣٨١٠]

(٥٠٠٤) ہم سے معلی بن اسد نے بیان کیا' کہا ہم سے عبداللہ بن مثنیٰ نے بیان کیا' کہا کہ مجھ سے ثابت بنانی اور ثمامہ نے بیان کیا اور ان سے حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کی وفات تک قرآن مجید کو چار صحابیوں کے سوا اور کسی نے جمع نہیں کیا تھا۔ ابو درداء' معاذ بن جبل' زید بن ثابت اور ابو زید رضی اللہ عنہم۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حضرت ابو زید کے وارث ہم ہوئے ہیں۔

ان کی کوئی اولاد نہ تھی' انس ان کے بھتیجے تھے' اسی لئے انہوں نے اپنے آپ کو ان کا وارث بتلایا' اس میں علمی وراثت بھی داخل ہے۔ شارحین لکھتے ہیں۔ ونحن ورثناہ رد علی من قال ان ابا زید ھو سعد عبیدالاوسی لان انسا ھو خزرجی فابو زید ھو احد عمومتہ الذی ورثہ کیف یکون او سیأ کما ورد فی المناقب عن روایۃ قتادۃ قلت لانس من ابی زید قال ھو احد عمومتی (حاشیہ بخاری) خلاصہ یہ

کہ ابو زید حضرت انس کے ایک چچا ہیں وہ سعد عبید اوسی نہیں ہیں اس لئے کہ انس خزرجی نہیں پس جن لوگوں نے زید سے سعد عبید اوسی کو مراد لیا ہے ان کا خیال درست نہیں ہے۔

٥٠٠٥- حدَّثنا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ. أَخْبَرَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : قَالَ عُمَرُ أُبَيٌّ أَقْرَؤُنَا، وَإِنَّا لَنَدَعُ مِنْ لَحْنِ أُبَيٍّ وَأُبَيٌّ يَقُولُ أَخَذْتُهُ مِنْ فِي رَسُولِ اللهِ ﷺ فَلاَ أَتْرُكُهُ لِشَيْءٍ، قَالَ اللهُ تَعَالَى ﴿مَا نَنْسَخْ مِنْ آيَةٍ أَوْ نُنْسَأْهَا نَأْتِ بِخَيْرٍ مِنْهَا أَوْ مِثْلِهَا﴾.

[راجع: ٤٤٨١]

(٥٠٠٥) ہم سے صدقہ بن فضل نے بیان کیا' کہا ہم کو یحییٰ بن سعید قطان نے خبردی' انہیں سفیان ثوری نے' انہیں حبیب بن ابی ثابت نے' انہیں سعید بن جبیر نے اور ان سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا' ابی بن کعب ہم میں سب سے اچھے قاری ہیں لیکن ابی جہاں غلطی کرتے ہیں اس کو ہم چھوڑ دیتے ہیں (وہ بعض منسوخ التلاوۃ آیتوں کو بھی پڑھتے ہیں) اور کہتے ہیں کہ میں نے تو اس آیت کو آنحضرت ﷺ کے منہ مبارک سے سنا ہے' میں کسی کے کہنے سے اسے چھوڑنے والا نہیں اور اللہ نے خود فرمایا ہے کہ ما ننسخ من آیة او ننسها الایة یعنی ہم جب کسی آیت کو منسوخ کر دیتے ہیں پھر یا تو اسے بھلا دیتے ہیں یا اس سے بہتر لاتے ہیں۔

گویا اس آیت سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابی کا رد کیا کہ بعض آیات منسوخ التلاوت یا منسوخ الحکم ہو سکتی ہیں اور آنحضرت ﷺ سے سننا اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ اس کی تلاوت منسوخ نہ ہوئی ہو۔

قرآن عزیز کا سرکاری نسخہ

از تبرکات حضرت العلام فاضل نبیل مولانا محمد اسماعیل صاحب شیخ الحدیث دارالعلوم محمدیہ گوجرانوالہ (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

آنحضرت ﷺ کے پاس قرآن مقدس کی جو تحریر صورت صحف و اجزاء میں موجود تھی اسے سرکاری تحریر کہنا چاہئے اس تحریر کی روشنی میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے واقعۂ حرہ کے بعد سرکاری نسخہ مرتب فرمایا اسی کی بنیاد پر وہ سرکاری نسخے لکھے گئے جو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے مختلف گورنروں کو ارسال فرمائے۔ عجموں کے اختلاف اور خط کے ناتکمل ہونے کی وجہ سے جب شبہ پیدا ہوا تو حفظ کے ساتھ جزوی نوشتوں سے اس کا مقابلہ کرنے کے لئے تصحیح کی خاطر قریش کے لغت و لہجہ کو اساس قرار دیا گیا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت راشدہ میں حفاظ اور قراء کی موت سے قرآن عزیز کے ضائع ہونے کا خطرہ پیدا ہو گیا تھا۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی خلافت راشدہ میں عجمی عنصر کی کثرت اور عجمی عجموں کی یورش کی وجہ سے سرکاری نسخے پر نظر ثانی کی گئی اور سب سے بڑی خوبی یہ ہوئی کہ تمام مشکوک دستاویز کو ضائع کر دیا گیا تاکہ بحث اور تشکیک کیلئے کوئی مواد باقی نہ رہ جائے' اب وثوق کے ساتھ کہا جا سکتا ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس بعینہ وہی قرآن مقدس تھا جو آنحضرت ﷺ نے اور آپ کے اصحاب کرام رضی اللہ عنہم نے اپنی زندگیوں میں بار بار پڑھا اور اسے سرکاری دستاویز کے طور پر لکھوایا اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی بروقت کوشش اس قدر کارگر ہوئی کہ آج تک اس میں ایک حرف کی بھی کم و بیشی نہیں ہو سکی اور اس میں متواتر قرأت صحیح طور پر آ گئی اور تمام شذوذ کو ایک طرف کر دیا گیا۔ اتقان میں حافظ سیوطی نے اور زرکشی نے (برہان فی علوم القرآن) میں بعض امور ایسے ذکر فرمائے ہیں جن سے قرآن عزیز کی جمع و ترتیب کے متعلق بعض شبہات پیدا ہو سکتے ہیں۔ بعض دوسری روایات سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے' لیکن قرآن عزیز حفظ کے بعد جس عظیم الشان تواتر سے منقول ہوا ہے اس کے سامنے ان آحاد اور آثار کی کوئی اصلیت نہیں رہ جاتی۔ علامہ ابن حزم الملل والنحل میں فرماتے